© rasailojaraid.com

ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہین لائق توجہ گورنمنٹ

(نمبر ۴)

اس نمبر مین ہمکو یہہ بحث مدنظر ہے کہ ہندوستان (جس سے ہماری مراد پنجاب بنگال بمبئی سنٹرل ایشیا سبہی بلاد ہین) کے اہلحدیث کا چال و چلن رعیت کو گورنمنٹ سے تعلق ہے کیسا ہے -

جہانتک کہ ہمنے بیس برس کے عرصہ مین خود تجربہ و مشاہدہ کیا اور ان سب بلاد مین عرب تک پہر کر دیکہا - اور اس زمانہ سے پچہلے زمانون کے حالات کو ثقات سے سنا اور اخبارات اور تاریخی تحریرات کو پڑہا ہمنے اس گروہ (اہل قران و حدیث پر پیروی کرنے والون) کے چال وچلن کو گورنمنٹ کے مخالف نہ پایا یہہ لوگ عموماً اصل قران و حدیث کے متبع و پیرو ہین - قران و حدیث کے مقابلے مین کسی عالم یا امام زندہ یا مردہ کی تقلید (جو بلا دلیل با سنت مان لینے کا نام ہے) نہین کرتے اور اصل قران و حدیث سے جیسکہ رعایا کے حق مین گورنمنٹ کے مخالفت کی ممانعت ثابت ہے (نمبر ۱ و ۲ مضمون وہابی) مین بیان ہوچکی ہے پہر ان لوگون کا چال وچلن مخالف گورنمنٹ ہونا باوجود انکے متبع و پیرو قران ہونیکے کیونکر ممکن ہے جن باتون سے اس گروہ کو عوام مسلمانون کی نسبت خصوصیت یا مخالفت ہے (جیسے نماز مین رفع یدین کرنا آمین بلند کہنا (ایسے ہی اور کیفیات نماز) قبرون اور تعزیہ کی پرستش نکرنا - اولیا اور انبیا کو حاجت روا اور غیب دان نہ جاننا - بیاہ شادیون مین ناچ رنگ اور بڑہ بڑہ کر دہوم دہام کی دعوتین وغیرہ اسرافات بیجا نکرنا - سودی سنجارتین و معاملات نکرنا -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کھانے پینے مین چھوت و پرہیز رسمی کا قائل ہونا۔ تمام رسم و رواج ملک و قوم کو قرآن وحدیث کے برخلاف نہ ماننا و علی ہذالقیاس اور امور مذہب ومعاشرت ان باتون کو گورنمنٹ سے کچھہ مخالفت نہین ہے بلکہ بعض باتون کو عین موافقت ہے اور انھین سلطنت کی عین متابعت واطاعت پائی جاتی ہے۔

اس وقت کے دانشمندون اور مہذبون کا (خواہ کسی مذہب وملت کے ہون مقولہ ہے جو شخص اپنے مذہب مین پختہ اور اسکا سچا پیرو اور ثابت قدم ہوگا وہ سلطنت و ملک کا بھی مطیع و خیر خواہ ہوگا بشرطیکہ اسکا مذہب اسکو بغاوت سلطنت کا سبق نہ پڑھاتا ہو بلکہ متابعت سکھاتا ہو (جیسا کہ اسلام کا حال ہمنے مضمون وہابی نمبر ا و ۲ مین ثابت کر دکھایا ہے) اور جو شخص مذہب کا پیرو نہوگا اور اپنے خالق ورہبر کا حق شناس نہوگا وہ سلطنت و ملک کا کیا حق پہچانیگا اور کیون اطاعت کریگا۔

بنا رعلیہ مذہب اسلام کے سچے پیرو فرقہ پر گمان مخالفت سلطنت کوئی وجہ نہین رکھتا۔ ہمنے کبھی نہ سُنا کہ ہندوستان کے فلانی جگہہ کے اہلحدیث نے کبھی سرکار انگریزی کی مخالفت و بغاوت کی ہے یا کسی مخالف و باغی کو اس مخالفت مین مدد دی ہے مگر بعض انگریز ملازم گورنمنٹ وغیرہ (جو اصل مذہب قرآن وحدیث سے واقف نہین) اس گروہ کو مخالف گورنمنٹ سمجھتے ہین اور جو بعض اوقات ہندوستان اور سرحد پر گورنمنٹ سے مخالفین وقوع مین آئی ہین ان مین ان لوگون کی سازش بیان کرتے ہین مفسدہ ۱۸۵۷ع اور سرحدی واقعات کو اسی قسم کے اسے سمجھتے ہین اور وہ یہہ بھی خیال کرتے ہین کہ یہہ لوگ ہمیشہ تحریر وتقریر سے اسی بغاوت کی ترغیب مین لگے رہتے ہین اور اس باب مین انھون نے کئی کتابین تالیف کرکے عام لوگون مین مشتہر کر رکھی ہین انکے نزدیک یہہ لوگ عملاً وعلماً و قولاً و فعلاً ہر طرح سے گورنمنٹ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی مخالفت میں کوشش کر رہے ہین ہم اس مقام مین ان لوگونکی غلط فہمی بیان کرنا چاہتے ہین اور اس گروہ کے چال وچلن علمی وعملی و قولی وفعلی کی برات مخالفت گورنمنٹ سے ثابت کر دکہاتے ہین۔

سرحدی حالات کو تو ہم مضمون وہابی نمبر ۳ مین تفصیل بیان کر چکے ہین اسلئے اُنکے اعادہ کی حاجت نہین دیکھتے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سازش وشمولیت اور تصنیفات ترغیب مفسدہ وبغاوت سے یہان بحث کرتے ہین۔

واضح ہو کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اس گروہ کے کسی ایک شخص (لائق شمار واعتبار) کی شراکت وسازش بغاوت کرنے یا اُسکے ترغیب دلانے مین پائی نہین گئی۔ کوئی دعوے نہین کر سکتا اور نہ اسکا ثبوت دے سکتا ہے کہ کوئی مولوی یا مقتدا یا رئیس اس گروہ کا اس مفسدہ مین شریک تہا۔ اور کوئی یہہ نہین کہہ سکتا کہ فلان فلان شخص (بہادر شاہ یا فیروز شاہ یا بخت خان وغیرہ) جو اس بغاوت کے بانی مبانی یا اسکے معاون تہے) اہلحدیث یا وہابی تہا۔

اس موقعہ پر علماء دہلی کا (جنمین اسوقت کے اکابر اہلحدیث بہی داخل ہین) فتوے جہاد پر دستخط ومواہیر کرنا اور بعض مولویون کا (جیسے مولوی عبدالقادر لودہیانوی اور انکے بیٹے سیف الرحمن وغیرہ اور مولوی رحمۃ اللہ کرانوی اور مولوی سرفراز علی گورکہپوری ومولوی فضل حق خیرآبادی وغیرہ کا اس ہنگامہ مین شریک ہونا کچہ کچہ شکوک وظن پیدا کرتا ہے اور مخالف کو بات کہنے کا موقعہ دلاتا ہے۔ لہذا ان باتونکا جواب دینا ہم ضروری سمجہتے ہین۔

بیشک علماء دہلی نے فتوے جہاد پر مواہیر کی ہین مگر بجبر ناگولی وشمشیر کے جسکی تفصیل یہہ ہے کہ جب باغی فوج دہلی مین آکر جمع ہوئی اور بخت خان بریلی سے آیا اور مولوی سرفراز علی اور مولوی رحمت اللہ ومولوی عبدالقادر معہ اپنے فرزندن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بخت خان کے ساتھہ شامل ہوئے تو بخت خان نے اُن لوگون سے جہاد کا فتوے لکھوایا پھر اسپر علماء دہلی کے دستخط و مواہیر ثبت کرانا چاہا۔ ایک روز بخت خان مع افسران باغی فوج جامع مسجد دہلی مین آیا اور سپاہیون کی معرفت شاہ احمد سعید شاہ عبدالعزیز خانقاہی اور مفتی صدرالدین اور نواب قطب الدین خانصاحب اور مولوی کریم اللہ اور مولوی فریدالدین اور مولوی ضیاء الدین اور مولوی نوازش علی اور مولوی رحمتہ اللہ دہلوی (پہلے مولوی رحمتہ اللہ کرانوی ہین) اور مولوی حفیظ اللہ صاحب اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحبان کو بلوایا پھر مولوی سرفراز علی نے بحکم بخت خان وہ فتوے پڑھ سنایا۔ جب وہ فتوے تمام ہوا تو بخت خان وغیرہ باغی افسرون نے علماء کو حکم دیا کہ اس فتوے پر اپنے اپنے دستخط کردین ورنہ سب قتل کئے جاوینگے۔ پس سب نے بخوف جان کرہا و جبراً دستخط کردیئے۔ اور اگر وہ دستخط نکرتے تو اسیوقت سب تلوار سے قتل کئے جاتے یا توپ سے اوڑائے جاتے ہمارے خیال مین اگر وہ انگریز (جو اہلحدیث پر اس مجبورانہ شرکت کے سبب حرف گیری کر رہے ہین) ہاہی موقعہ پر ہوتے اور اس فتوے کی موافقت پر مجبور کئے جاتے تو تلوارون کو دیکھکر ضرور اظہار موافقت کرتے اور اُس فتوے پر دستخط کرتے ہمارے اس دعوے پر کہ انہون نے جبراً دستخط کئے ہین دلی ارادہ سے نہین کئے ایک بڑی روشن دلیل یہ ہے کہ وہ لوگ دستخط کرکے پھر گھر سے باہر نہ نکلے اور اس جہاد مین شریک نہوئے یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ انگلشیہ کا دہلی پر دوبارہ تسلط ہوا تو گورنمنٹ نے اُن دستخط کرنے والے مولویون کو بری الذمہ قرار دیا نہ کسی کو پھانسی دیا نہ کسی کا گھر لوٹا باوجودیکہ باغیون کے بدکارون کو پھانسی دینا اُسوقت کا عام رول تہا۔

دوسری دلیل یہہ ہے کہ ان ہی مجبور ہوکر دستخط کرنے والے مولویون سے مولوی حفیظ اللہ خان اور مولوی نذیر حسین اور انکے بیٹے مولوی شریف حسین اور انکے شاگردان مولوی محمد صدیق پشاوری اور مولوی عبداللہ مرحوم غزنوی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زخمنگی اولاد و قبائل اب امرتسر مین آباد ہین اور اس سلطنت کو امن و ازادی کی نظر سے اپنے قدیم وطن غزنوی و کابل سے بہتر سمجھکر پہر وہان جانا نہین چاہتے) نے ایک میم کو زخمی پاکر امن دیا اور اپنے گہر مین لیجاکر اُسکے زخمون کا علاج کرکے جب موقع پایا سرکاری کیمپ مین پہونچا دیا جسپر انکو سرکار کی طرف سے انعام واکرام بہی ہوا - اور اگر انکا اس فتوے پر مہر کرنا دلی ارادہ سے ہوتا تو یہ خیرخواہانہ کام اُنسے کیون ہوتا انکو انگریزون کی ایسی حالت ضعیف مین انگریزون سے کیا ڈر تہا اور کیا طمع و توقع - اس بیان کی تصدیق کے لئے ہم دو چٹہیان انگریزی معہ ترجمہ نقل کرتے ہین -

ان چٹہون نقل جو ہمارے پاس دہلی سے پہنچی ہے - اسمین بعض الفاظ مشتبہ ہین انکو ہمنے بدلنا مناسب نہین سمجہا - ہان بعض الفاظ کو بطور اختصار چہوڑ دیا ہے

نقل چٹہی ڈپٹی کمشنر دہلی جو ولفرڈ صاحب بہادر قائم مقام کمشنر سابق دہلی

نقل اصل چٹہی	ترجمہ
Delhi 27th Sept. 1877	دہلی ۲۷ ستمبر ۱۸۷۷ء
Molvi Nazeer Hoossain & his son Molvi Shariff Hoossain were with other members of their family instrumental in saving the life of Mrs Leesons during the mutiny, they tended her when wounded kept her in their house	مولوی نذیر حسین اور انکے پسر مولوی شریف حسین نے معہ دیگر مردم خاندان کے مسٹر لیسن کی میم کی غدر مین جان بچائی تہی اُسوقت مین یہہ اُسکو اپنے گہر لے گئے تہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

for 3 ½ months and finally sent her into the British Camp at Delhi.

He says that he has lost, in a fire which took place in his house in Delhi, all his English Certificates. I think this is extremely probable. he probably had Certificates from General Nevelle Chamberlain & General Burnard Colonel Sytter and others.

I remembered the facts well and Mrs Leesons coming into Camp.

The family received a handsome reward Rupees 200/. and Rs: 400/. Rupees 700/. compensation for the demolition of houses bestowed upon

جس وقت مین وہ زخمی
پڑی تھی سوا اپنے مکان مین
ساتھ ہے تین مہینے تک
رکھا۔ آخر سرکاری کیمپ
مین پہنچا دیا آنکے بیان سے
ظاہر ہوا کہ سرکاری انگریزی
چٹھیاں اُس آگ سے جل
گئین ہین جو اُنکے مکان مین
لگی تھی۔ مین خیال کرتا ہون
یہہ امر صحیح ہے انکے پاس
چٹھیان نویل چمبرلین صاحب
اور جرنیل برن صاحب اور
کرنیل ٹیٹلر صاحب وغیرہ کی
تھین اور مسٹر لیسن کی میم کے
آنے کی کل حقیقت مجکو یاد
ہے انکو دو سو روپیہ ایک
مرتبہ اور چار سو روپیہ
ایک مرتبہ انعام ملا اور سات سو
روپیہ بعوض گر جانے
مکانات کے ملا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

them. The family all deserve consideration and kindness at our hands.	پس یہہ خاندان قابل لحاظ اور مہربانی کے ہے
(Signed)	دستخط
W. G. Waterfield	ڈبلیو جی واٹرفیلڈ
offg: Commissioner	قایم مقام کمشنر

نقل چٹھی جی ای ینگ صاحب بہادر کمشنر

I have seen the original of their certificate shows, also learned from Mrs Leeson's life the fact herein mentioned. It is probable that the fact taken by Moulvi Nazir Hoossain and Sharif Hoossain has made them enemies among disaffected persons.	مینے بچشم خود دیکہا اور میم صاحب سے بہی سنا فی الحقیقت یہہ سارٹیفکیٹ درست ہے اور اسمین یہہ لکہا ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین نے انکی جان دشمنون سے بچائی۔
Sd/. G. E. Young	دستخط جی ای ینگ
16/9/81.	۱۶ دسمبر ۱۸۸۱ء

یہہ اُس فتوے جہاد پر علماء دہلی کے مہر و دستخط کرنے کا جواب ہے۔ اب رہا بعض علماء پنجاب و ہندوستان کا اس مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شریک ہونا اسکا جواب یہہ ہے کہ منجملہ ان علماء کے جو اس مفسدین شریک تہے اہل حدیث ایک بہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تنہا بلکہ اکثر انہیں ایسے تھے جو اہل حدیث سے مخالفت کے مدعی تھے - اور انکی ذریات واتباع اتبک اس گروہ سے عداوت کا دم مارتے ہیں ان سب سے بڑے مولوی فضل حق خیرآبادی ہیں انکی عداوت ومخالفت اس گروہ سے شہرۂ آفاق ہے وہ مولوی محمد اسمعیل کے (جو اس گروہ کے ایک پیشوا تھے) مدت العمر مخالف رہے اور امکان نظیر پیغمبر کے مسئلہ میں انکی تکفیر کرتی رہے وہ فوت ہوئے تو انکے بیٹے عبدالحق بحکم (میراث پدر خواہی علم پدر آموز) اس کام میں لگے اور اتبک اس خاندان کی ذریات واتباع اس گروہ کی مخالفت کے مدعی موجود ہیں -

مولوی عبدالقادر لودہانہ والے بہی اس گروہ کی چال پر نہ تھے - وہ تو فوت ہو گئے ہیں - انکے خیالات کا کوئی تجربہ ومشاہدہ چاہے تو انکے فرزندوں کو جو اب لودہانہ میں ہیں آکر دیکہہ لے کیسے ممبروں پر بیٹہکر اہلحدیث کی تکفیر کرتے ہیں اور اس گروہ سے اپنے اور اپنے باپ کے مخالفت ظاہر کر رہے ہیں - اس باب میں انہوں نے چند رسائل بہی لکہے ہیں ازانجملہ ایک رسالہ **انتصار الاسلام** ہے جسمیں اس گروہ کے مسائل مذہبی کا بہت تحقیر وتوہین کے ساتہہ رد ہے ایک رسالہ **انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد** ہے جسمیں اس گروہ کو اپنی مسجدوں سے نکال دینے اور انکو کافر مرتد سمجہنے کی وصیت وتاکید فرمائی ہے صوبہ بہار میں اس رسالہ پر عمل بہی ہو چکا ہے جسکا ذکر ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ جلد ۳ میں کیا ہے -

جسکو اس بیان میں شک ہو وہ ان رسائل کا مطالعہ کرے - ایسا ہی مولوی رحمت اللہ ومولوی سرفراز علی کا حال ہے پر اس مقام میں اس بحث کو طول دینا نہیں چاہتے ہیں یہہ مقام اس تاریخی حالات کی تفتیش سے اجنبی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاصل مطلب یہہ کہ اُن لوگون مین ایک شخص بہی اہلحدیث کے عمل وعقیدہ پر نہتا پہر اُن لوگون کا اس مفسدہ مین شریک ہوجانا اہلحدیث پر الزام قایم ہونے کا باعث کیونکر ہوسکتا ہے؟

اس بات سے ہماری یہہ غرض نہین ہے کہ جس مذہب پر وہ لوگ مین اُس مذہب یا مذہب اہلحدیث کے سوائے اور سبہی اسلامی مذاہب کے رو سے مخالفت گورنمنٹ جایز ہے۔ حاشا وکلّا ہم کسی مذہب کو اس مخالفت کی تہمت نہین لگاتے بلکہ مقصود ہمارا اس بات سے صرف اسیقدر ہے کہ ان لوگون کا فعل (خواہ کسی نیت وسبب سے ہوا ہو) اہلحدیث کا فعل نہین ہوسکتا رہا یہہ امر کہ انہون نے یہہ کام (غدر مین شریک ہونا) کیون کیا آیا یہہ اُنکو مذہب کی ہدایت تہی یا کوئی اور وجہ ہوئی۔ اسمین ہم تو یہی کہینگے (گو ہم اُنکے مذہب پر نہین ہین) کہ اس فعل مین اُنکے مذہب کا دخل نہین ہے اُنکو مذہب نے غدر وفساد کی ہدایت نہین کی بلکہ طمع دنیوی وبدنیتی نے انکو یہہ جرأت دلائی (چنانچہ مولوی فضل حق کا بہادر شاہ سے اُن ایام مین خیرآباد کی سندلے لینا اس دنیا طلبی پر دلیل ہے یا یہہ کہ انہون نے اپنی رائے مین غلطی کی یا کوئی اور وجہ اُنکے دماغ مین پیدا ہوئی الغرض اُنکو جو ہدایت ہوئی خیال سے ہوئی مذہب سے نہین ہوئی اسکی نظیر یہہ ہے جو اندنون ایک شخص مکلین نامی نے ملکہ معظمہ قیصر ہند پر باوجود عیسائی ہونیکے گولی چلائی تہی اس فعل کو کوئی بہی نہین کہہ سکتا کہ مذہب کی ہدایت تہی اسی قسم کی وجہ† ان لوگون کے فعل کی پیدا ہوسکتی ہے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شمولیت کا جواب بہی ادا ہوا۔

اب اس بات کا جواب باقی رہا کہ یہہ لوگ بذریعہ تحریرات وتصنیفات مفسدہ وبغاوت گورنمنٹ انگلشیہ کے لوگون کو ترغیب دلاتے ہین

† یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس بابت مین ہم بجاے اسکے کہ اپنی تصنیفات و کلام کو پیش کرین ازیبل سید احمد بہادر سی ایس آئی کے اس کلام کو پیش کرنا مناسب سمجھتے ہین جو اپنے رسالہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے جواب مین فرمایا ہے اب بصفحہ (۵۲) اس رسالہ کے فرماتے ہین۔

جس موقعہ پر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے وہابیون کی کتابون کا ذکر کیا ہے وہان انہون نے یہہ فقرہ لکہا ہے کہ "وہابیون کی کتابونمین دیندار اور خدا پرست ادمیونکا سب سے بڑا فرض یہی لکہا ہے کہ وہ جہاد کرے" اور بعد اسکے پہر صفحہ ۶۶ مین لکہا ہے کہ "وہابیون نے نظم و نثر زبان مین انگریزون پر جہاد کرنے کی بابت اس کثرت سے رسالے لکہے ہین کہ اگر ان سب کا حد سے زیادہ مختصر خلاصہ کیا جاوے تو بہی اسنے ایک بڑے حجم کی کتاب طیار ہو" اور اسی کے ذیل مین صاحب موصوف نے مسلمانون کی ان پیشین گوییون کا ذکر کیا ہے جو انگریزی حکومت کے زوال کی نسبت کی گئی ہین اور مسلمانون کی چودہ کتابون کی ایک فہرست بہی لکہی ہے اور انمین سے چند فقرے نقل کیے ہین جنکا ذکر آئیندہ ہوگا جنکے ضمن مین ڈاکٹر صاحب کی بہت کہلی ہوئی غلطیان بہی ظاہر ہونگی جہاد تو ایک ایسی چیز ہے کہ اُسکے جواز و عدم جواز اور اُسکے شروط کا ذکر مسلمانون کی آسمانی کتاب یعنی قران شریف اور احادیث نبوی اور فقہ کی تمام کتابونمین برابر موجود ہے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب کو لکہنا زیبا تہا کہ تمام مسلمانونکی مذہبی کتابونمین جہاد کا ہر جگہہ ذکر ہے یہہ لکہنا مناسب نہ تہا کہ صرف وہابیونکی کتابونمین اسکا ذکر ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب نے یہہ سمجہا ہے کہ جہاد وہابیون کے نزدیک سب سے بڑا فرض ہے تو ان کو یہہ لکہنا بہی ضرور تہا کہ وہ کن کن صورتونمین فرض ہے میری دانست مین ڈاکٹر صاحب کا یہہ بیان بالکل غلط ہے کہ وہابیون نے خاص جہاد کے باب مین بہت سی کتابین لکہی ہین چنانچہ جب ہم ان کتابون کے

© rasailojaraid.com